عورتوں کا حق وراثت

"وراثت اس ترکہ کی تقسیم کا عمل ہے جو مورث اپنے وارثوں کے لئے چھوڑ جاتا ہے" وراثت سے مراد وہ قانونی اور نصابی اصول ہیں جس کے تحت میت کے ترکے میں سے تمام ورثاء کو مقرر کردہ حصہ ملے۔

عورتوں کا حق وراثت

ابتدائیہ

وراثت مسلم معاشرے سے ارتکاز دولت کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ قرآن پاک میں سورۃ نساء میں واضح طور پر رشتوں کے مطابق حصّے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کے دونوں بڑے فرقوں یعنی حنفی اور شیعہ میں اصول فقہ کے مطابق وراثت کی تقسیم کے اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔حق وراثت کا تعلق ان احکامات میں سے ہے جو قرآن اور سنت میں وضاحت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اور ان احکامات میں اجتہاد نہیں ہوسکتا کیونکہ وراثت فرائض میں سے ہے اور اس میں مورث کے ورثا کے حصّے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر کیئے ہیں۔صرف قبضہ رہ جاتا ہے۔جس کیلیئے ملکی قوانین وضع کیے جاتے ہیں۔

وراثت کی تعریف

"وراثت اس ترکہ کی تقسیم کا عمل ہے جو مورث اپنے وارثوں کے لئے چھوڑ جاتا ہے" وراثت سے مراد وہ قانونی اور نصابی اصول ہیں جس کے تحت میت کے ترکے میں سے تمام ورثا کو مقرر کردہ حصہ ملے۔

ارکان وراثت

وراثت کے تین ارکان ہیں۔ یہ تینوں ارکان ضروری ہیں ان کے بغیر وراثت مکمل نہیں ہوتی۔ایک رکن کی کمی بھی وراثت کے عمل کو متاثر کرتی ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مورث (Deceased)

مورث، وہ شخص (مرد یا عورت) جس کی موت کے بعد اس کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوتا ہے۔اسے میت بھی کہتے ہیں۔

۲۔ وارث (Sharer)

وارث سے مراد باقی رہ جانے والا یعنی مورث کے بعد وارث باقی رہتا ہے اس لئے اسے وارث کہا جاتا ہے کیونکہ وہ میت کے ترکے میں حصہ دار ہوتا ہے مثلاً بیٹی، بیٹا، بیوی، شوہر، ماں، باپ وغیرہ

۳۔ ترکہ (Property)

ترکے کو وراثت بھی کہتے ہیں ترکے سے مراد وہ مال یا جائیداد جو مورث چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ مورث کے مرنے پر ترکہ ورثا میں تقسیم ہوجاتا ہے۔

وراثت کے لئے یہ تینوں ارکان لازمی ہیں ایک کی کمی بھی وراثت کی شکل میں تبدیلی لاسکتی ہے جیسے کہ مورث اور ترکہ ہو لیکن وارث نہ ہو تو ترکہ بیت المال میں چلا جاتا ہے اسی طرح اگر مورث اور وارث ہوں لیکن ترکہ نہ ہو تو بھی وراثت مکمل نہیں ہوتی، ارکان، اسباب اور شرائط وراثت کے پورے ہونے پر انتقال ملکیت خود بخود عمل میں آجاتا ہے۔

وراثت کے اسباب

وراثت کے اسباب سے مراد وہ رابطہ یا سبب ہے جو مورث اور وارث کو باہم ملائے اور اسی طرح وارث ترکے میں سے اپنا حصہ لینے کا اہل ہو۔ وراثت کے تین اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ قرابت یا نسب

نسب سب سے اہم سبب ہے جو وارث کو مورث کے ترکے میں سے حصہ دلاتا ہے۔ نسب کا تعلق خون سے ہوتا ہے۔ نسب کے ذریعے میت سے تعلق تین طرح کے ہوتے ہیں اور یہ تینوں ہی وارث دائمی ہیں

ا۔ یہ فروغ کی شکل میں: ان میں بیٹے، بیٹیاں اور بعض حالتوں میں ان کی اولادیں ترکے میں حصہ دار ہوتی ہیں۔

ب۔ اصول کی شکل میں: یہ میت کے آباؤ اجداد ہیں جن میں ماں باپ اور بعض حالتوں میں دادا، دادی شامل ہیں۔

ج۔ حواشی و جوانب کی: بعض حالتوں میں نسبتی رشتے دار ہوتے ہیں۔ شکل میں یہ نہ فروغ نہ اصول میں ہوتے ہیں ان میں بہن بھائی اور چچا تایا وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ زوجیت:

کسی عورت اور مرد کے درمیان نکاح کی وجہ سے زوجیت وجود میں آتی ہے اس لئے کسی ایک کی موت پر دوسرا اس کے ترکہ سے حصہ پاتا ہے۔ زوجیت میراث کے لئے کوئی دائمی سبب نہیں بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ میت کی موت کے وقت میاں بیوی کے درمیان قانوناً نکاح کا رشتہ قائم ہو۔

۳۔ موالاتہ

موالاتہ کا تعلق غلامی سے ہے۔ جس کا اب وجود باقی نہیں ہے۔

وارثوں کی اقسام

لفظ "وارث" عربی کے لفظ ارث سے نکلا ہے جس کے معنی باقی رہ جانے والا ہے، رشتوں کے اعتبار سے کسی مورث کے ورثا کی تعداد زیادہ ہوسکتی ہے لیکن شرعاً اور قانوناً تین بڑی اقسام کے تحت ان ورثا کو تقسیم کیا جاتا ہے یہ تین قسمیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ ذوی الفروض۔ معین کردہ اور مقرر کردہ حصے دار (Sharers)

ذوی الفروض سے مراد وہ ورثاء ہیں جن کے حصے قرآن مجید میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیئے گئے ہیں۔

ذوی الفروض کی مزید دو اقسام ہیں۔

ا۔ ذوی الفروض سببی

۲۔ ذوی الفروض نسبتی

ذوی الفروض سببی

ذوی الفروض سببی سے مراد وہ معین کردہ وارث ہیں جو کسی سبب کے تحت مقرر ہوئے ہیں یعنی شوہر اور بیوی جو کہ نکاح کے سبب ایک دوسرے کے ترکہ میں حصہ دار ہوتے ہیں۔

ذوی الفروض نسبتی

ذوی الفرض نسبتی سے مراد میت کے ساتھ مشترکہ نسب رکھنے والے ہیں۔ یہ تعداد میں دس ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ترکہ میں سبھی کو حصہ مل جائے۔ ذوالفرض سببی کو ذوالفروض نسبتی پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

عصبات (The Residuaries)

عصبات میں میت کے وہ رشتے دار شامل ہیں جو باپ کی طرف سے ہوتے ہیں ۔ یہ رشتے دار بعض صورتوں میں ذوی الفروض میں سے بھی ہو سکتے ہیں۔ عصبات میں میت کا بیٹا۔ باپ، دادا۔ پوتا۔ چچا اور بھتیجا شامل ہیں۔ بیٹی۔ پوتی۔ بہن اور سوتیلی بہن بھی عصبات میں شامل ہیں۔ ذوی الفروض کے نہ ہونے پر دوسرا حق میت پر عصبات کا ہوتا ہے۔

ذوی الارحام (Distant Kinderd)

ذوی الارحام سے مراد میت کے وہ رشتے دار ہیں جو رحم یعنی عورتوں کے بطن کے تعلق کی بناء پر ہو۔ ان رشتے داروں میں ماں اور باپ دونوں کی طرف سے رشتہ دار ہو سکتے ہیں۔ ذوی الارحام میں نانا۔ ماموں۔ خالہ۔ نواسا۔ نواسی اور بھتیجی شامل ہیں۔ ذوی الارحام کو ترکہ ملنے کا اصول یہ ہے ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو بیوی یا شوہر کا حصہ نکال کر باقی ترکہ ان میں تقسیم کر دیا جائے۔

وراثت کی تقسیم

پاکستان میں دو مکتبہ فکر یعنی حنفی اور شیعہ کے مروجہ قوانین کے مطابق وراثت کے اہم نکات درجہ ذیل ہیں۔

فقہ حنفی کے اہم نکات ہیں۔

(ا) وارثوں کی اقسام: کسی میت کے درجہ ذیل وارث ہو سکتے ہیں۔

۱۔ ذوی الفروض (Sharers): یہ وہ وارث ہیں جن کے حصے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

۲۔ عصبات (Residuaries): ذوی الفروض کو مقررہ حصے دینے کے بعد باقی عصبات جو نزدیک تر ہوں ان میں ترکہ تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ ذوی الارحام (Distant Kinderd): باقی جائیداد ان کو دے دی جاتی ہے۔

۴۔ بیت المال

ترکے میں عورتوں کا حصہ

وراثت عورتوں کا بھی شرعی اور قانونی حق ہے مگر پاکستان میں عورتوں کو حق وراثت سے عموماً محروم رکھا جاتا ہے تاکہ جائیداد خاندان سے باہر نہ جائے۔ عورتوں کی وراثت کے بارے میں روایتی، شرعی، فقہی اصولوں اور مروجہ قوانین میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں رسم و رواج اور روایات کے برعکس عدالتوں نے بڑے تسلسل کے ساتھ عورتوں کے وراثتی حقوق کا دفاع کیا ہے اور ان کو مروجہ شرعی اور ملکی قوانین کے مطابق حقوق دینے کے فیصلے صادر فرمائے ہیں اس حوصلہ افزائی کی وجہ سے یہ رجحان اب قابل ذکر حد تک بڑھ گیا ہے کہ عورتوں نے اپنا حقِ وراثت مانگنا شروع کر دیا ہے۔

بیوی

۱۔ اگر میت کا کوئی بیٹا، بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے) تک ہو تو اس کی بیوی / کو آٹھواں حصہ ملے گا جب کہ ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ تمام بیویوں میں برابر تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر مورث کا کوئی بیٹا، بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) موجود نہ ہو تو بیوی یا بیویوں کو چوتھا حصہ ملے گا۔

۳۔ جائیداد کی تقسیم سے پہلے حق مہر کی رقم ادا کرنا لازم ہے۔

بیٹی

۱۔ اگر میت کی صرف ایک ہی بیٹی ہو اور کوئی اور اولاد نہ ہو تو کل ترکے کا نصف بیٹی کو دیا جائے گا۔

۲۔ ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں مگر بیٹا نہ ہو تو انہیں دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔

۳۔ اگر میت کی بیٹیاں اور بیٹے دونوں ہوں تو وہ بطور عصبات حصہ لینگے۔ ان میں باقی جائیداد کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ بیٹے کو بیٹی سے دگنا حصہ ملے گا۔

ماں

۱۔ اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور کوئی پوتا پوتی بھی نہ ہو اور میت کے ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں تو ماں ایک تہائی حصہ لیتی ہے۔

۲۔ ماں کے ساتھ بیٹا، بیٹی یا پوتا پوتی یا کسی قسم کے بھائی بہن دو یا دو سے زائد ہوں تو ماں چھٹا حصہ لیتی ہے۔

۳۔ اگر ماں کے ساتھ میت کا باپ یا خاوند یا بیوی موجود ہو تو خاوند کا بیوی یا بیوی کو اس کا مقررہ حصہ دینے کے بعد جو بچے گا اس کا ایک تہائی ماں کا حصہ ہے۔

عصبات

عصبات میں مندرجہ ذیل اقربا شامل ہیں۔ یہ جس ترتیب سے درج ہیں اسی ترتیب سے حصہ لیتے ہیں۔

۱۔ بیٹے کے ساتھ بیٹی یا بیٹیاں ہو تو وہ بھی بیٹے کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہیں۔

۲۔ حقیقی بھائی کے ساتھ بہن یا بہنیں عصبہ بن جاتی ہیں۔

۳۔ حقیقی بہن کے ساتھ میت کی بیٹی یا بیٹیاں، پوتی یا پوتیاں یا ایک بیٹی، پوتی یا پوتیاں ہوں اور اوپر والے رشتے دار یعنی بیٹا، بیٹے کا بیٹا باپ اور دادا نہ ہو تو عصبہ بن جاتی ہیں۔

۴۔ پدری بہن بھی پدری بھائی کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہیں۔

۵۔ پدری بہن جب کہ پدری بھائی نہ ہو اور درجہ بالا عصبات نہ ہو اور میت کی بیٹی یا بیٹیاں پوتی یا پوتیاں یا ایک بیٹی، پوتی یا پوتیاں ہو تو عصبہ بن جاتی ہیں۔

ذوی الرحام

اگر ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ذوی الرحام میں سے نزدیک ترین وارث بن جاتا ہے ان کی فہرست کافی طویل ہے۔

یتیم پوتا یا نواسہ

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1921 کی دفعہ ۴ کی رو سے میت کا یتیم پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی اپنے متوفی والد یا والدہ (جیسی صورت ہو) کے حصے کے برابر وراثت میں سے حصہ لیتے ہیں۔ یہ صورت احکام شریعت کے مطابق نہیں تاہم پاکستان میں یہی صورت رائج ہے جس پر دینی حلقے روز اوّل سے اعتراض کر رہے ہیں۔

بیت المال:

اگر میت کا درجہ بالا اقسام میں سے کوئی بھی وارث موجود نہ ہو گا تو تمام ترکہ بیت المال میں جمع ہو جائیگا۔

اہل تشیع کے قانون وراثت

اہل تشیع میں وارثوں کی دو اقسام ہیں۔

ا۔ وہ وارث جو خون کے رشتوں سے باہم منسلک ہیں۔

۲ بذریعہ ازواج وجود میں آنے والے رشتے

خونی رشتوں میں وارثوں کے تین طبقات ہیں

ا۔ طبقہ اول: والدین یعنی ماں باپ (اوپر تک) اور اولاد (نیچے تک)

ب۔ طبقہ دوم: آباواجداد (اوپر تک) بھائی بہن اور اس کی اولاد (نیچے تک)

ج۔ طبقہ سوم:

میت اور ان کے والدین (اوپر تک) چچا تایا، پھوپھیاں، ماموں اور خالائیں۔ چچا والد کی طرح حصہ لے گا اور ماموں والد کے مثل اوپر کے تینوں طبقات کے قاعدے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذوی الفروض کو ان کا مقررہ حصہ دیا جائے گا۔

بیوی: آٹھواں حصہ لے گی اگر کوئی بیٹا یا بیٹی (نیچے تک) موجود ہو لیکن اگر کوئی اس کا وارث موجود نہ ہو تو بیوی چوتھائی حصہ لے گی۔ ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں اس حصے کو برابر تقسیم کریں گی۔

ماں: جب کوئی بیٹا یا بیٹی (نیچے تک) موجود ہو یا دو یا اس سے زاید حقیقی پدری بھائی موجود ہو یا ایسا بھائی اور دو بہنیں موجود ہو یا چار ایسی بہنیں موجود اور والد موجود ہو تو ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ باقی صورتوں میں ماں کو ایک تہائی حصہ دیا جائے گا۔

بیٹی: جب کوئی بیٹا نہ ہو تو بیٹی تو نصف حصہ دیا جائے گا۔ دو سے زاید بیٹوں کو دو تہائی حصہ ملے گا۔

مادری بہن بھائی:

جب والدین اور اولاد (نیچے تک) موجود نہ ہو اور حقیقی بھائی اور دادا ہی موجود نہ ہو تو حقیقی بہن کو نصف اور اگر ایک سے زیادہ ہو تو انہیں دو تہائی ملے گا۔ حقیقی بھائی اور دادا کے ساتھ بطور عصبہ حصہ لے گی۔

پدری بہن:

جب والدین اور اولاد (نیچے تک) یا حقیقی بھائی یا حقیقی بہن یا پدری بھائی نہ ہو یا دادا نہ ہو تو ایک بہن کو نصف اور ایک سے زیادہ کو دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔ پدری بھائی اور دادا کے ساتھ بطور عصبہ حصہ لے گی۔

منہ بولے یا لے پالک اور ناجائز بچے کے حقوق:

گود لئے گئے یا منہ بولے یا لے پالک اور ناجائز بچوں کو وراثت میں کوئی حصہ نہیں ملتا ماسوائے اسکے مرحوم والدین نے خاص طور پر اس کے نام کوئی جائیداد کی ہوں۔

غیر مسلموں کے حقوق

مسلمان مردوں کی غیر مسلم بیویوں کے حقوق سے متعلق مختلف رسم و رواج ہیں۔ مختلف مذاہب کے افراد کے درمیان شادی سے پیدا ہونے والے بچوں کو عموماً مسلمان باپ یا ماں کی جائیداد میں سے حصہ مل جاتا ہے کیونکہ انہیں مسلمان ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اگر والدین کی شادی مسلم عائلی قوانین کے تحت کی گئی ہو تو بچوں کی وراثت کا فیصلہ مسلم فقہ کے مطابق کیا جاتا ہے۔

قصاص اور دیت میں خواتین کے حقوق

قصاص کے مقدمات یا معاملات میں عورت ولی نہیں ہوسکتی یعنی کسی مقتول شخص کی بیوی اور بیٹیاں قصاص کا مطالبہ نہیں کرسکتیں اگر مرد وارث موجود نہ ہو جو ولی بن سکتا ہو تو قصاص کا حق عورتوں کی بجائے عدالت کو حاصل ہوتا ہے۔ دیت کی تقسیم وراثت کے قانون کے مطابق کی جاتی ہے۔

بیوہ کے وراثتی حقوق

مرحوم شخص کے جنازے کے اخراجات، قرض اور وصیت پر عمل کرنے کے بعد وراثت کی جائیداد کو وارثوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ قانوناً حق مہر کی رقم اگر پہلے ادا نہ کی گئی ہو تو اسے قرض تصور کیا جاتا ہے اور اس کی ادائیگی وراثت کی تقسیم سے پہلے کی جائے گی۔ مسلم فقہ کے مطابق شوہر مرض الموت کے دوران بیوی کو طلاق دے اور دورانِ عدت شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی پھر بھی جائیداد کی حق دار ہوگی۔ جائیداد کی تقسیم سے پہلے میت کی بیوہ کا حصہ بیوی کو سب سے پہلے ادا کیا جاتا ہے اور پھر ترکہ باقی ورثا میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

وصیت

مسلم فقہ اور مروجہ قانون کے تحت عدالتوں نے وصیت کو مانا ہے اور جہاں مرحوم شخص نے اپنی جائیداد کے تیسرے حصے کو وصیت میں کسی کے نام کیا ہوا سے تسلیم کیا ہے۔

حقِ وراثت کو حاصل کرنے کا عدالتی طریقہ کار

جس علاقے میں جائیداد واقع ہو اس علاقے کے سینئر سول جج کی عدالت میں وراثت کی تقسیم کا مقدمہ دائر کیا جاتا ہے جہاں مروجہ قانون کے مطابق ترکہ تمام وارثوں میں تقسیم کیا جاتا ہے معلومات کے لئے قانونی مشورہ کریں۔

عورت پبلیکیشن اینڈ انفارمیشن سروس فاؤنڈیشن
ٹی/230-229، خیبر کالونی 2، تاہکال پایاں، یونیورسٹی روڈ، پشاور۔25000
فون: 83-4582 570 (091) فیکس: 4576 570 (091)
ای میل: <adminpsh@af.org.pk>

KIRKENS NØDHJELP
actalliance

عورت فاؤنڈیشن